روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلِ خدا اچھی ہے ؛؛

آج خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال چند روز کے لئے سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ ناظر بیت المال خانصاحب منشی برکت علی صاحب مقرر ہوئے ہیں ؛؛

آج بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں احمدیہ ٹورنامنٹ شروع ہوا۔ سب سے پہلے گولہ پھینکنے کا مقابلہ ہوا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ احمدیہ کور اور یونین کلب مقابلہ میں شریک ہوئے۔ حصہ لینے والوں میں سے راجہ عبد القدیر صاحب اوّل (یونین کلب) اور محمد امین صاحب (احمدیہ کور) دوم قرار پائے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل جج تھے ؛؛

اس کے بعد احمدیہ کور اور جامعہ احمدیہ کے مابین فٹ بال کا میچ ہوا۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ہر دو ٹیموں کے ممبروں کو امتیازی بیجز دیئے گئے۔ احمدیہ کور نے تین گول سے کامیابی حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ ٹیم کے کیپٹن حافظ قدرت اللہ صاحب تھے۔ اور احمدیہ کور کے کیپٹن محمد امین صاحب۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب میچ کے ریفری تھے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمدن پر مغربیت کا مہلک اثر

"یہ ایک پکی بات ہے۔ کہ الناس علیٰ دین ملوکھم انسان پر ملوک کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ ملوک تو ملوک ہوتے ہیں۔ ادنےٰ درجہ کے نمبرداروں تک کا اثر پڑتا ہے سکھوں کے زمانہ میں بہت سے لوگوں نے کیس رکھ لئے تھے۔ اور کچھ پہن لئے تھے۔ ایک شخص ہمارے قریب ایک گاؤں میں بھی رہتا تھا۔ اس کا نام خدا بخش تھا۔ اس نے اپنا نام خدا سنگھ رکھ لیا تھا۔ موضع ڈلہ میں گلاب شاہ اور مہتاب شاہ دو بھائی تھے۔ وہ گرنتھ ہی پڑھا کرتے تھے اور یہ معمولی بات ہے۔ ملوک کے خیالات مذہب، طرز لباس اور ہر قسم کے امور کا اخلاقی ہوں۔ یا مذہبی بہت بڑا اثر رعایا پر پڑتا ہے۔ جیسے ذکور کا اثر اناث پر پڑتا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اسی طرح رعایا پر ملوک کا اثر ضروری ہے سکھوں کی عملداری میں دو پگڑیاں باندھا کرتے تھے۔ اور اب تک بھی ریاستوں میں اس کا بقیہ چلا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔ تو سب ایک ہی لفظ بولا کرتے تھے "سکھ ہے"۔ ایسا ہی اب اس عملداری میں سلطنت کا اثر رعایا پر پڑتا ہے۔ طرز لباس ہی کو دیکھو کہ ہر ایک شخص انگریزی لباس کوٹ پتلون کو پہن کر فخر کرتا ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو انگریزی ٹوپیاں بھی پہنتے ہیں۔ سلطنت کی طرف سے کسی قسم کی ترغیب نہیں دی جاتی۔ کوئی حکم جاری نہیں کیا جاتا۔ کہ لوگ اس قسم کا لباس پہنیں۔ مگر خود بخود طبائع میں ایک شوق دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے باوجودیکہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو اس لباس کی تبدیلی کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ اور اپنی جگہ سعی بھی کرتے ہیں۔ کہ یہ طریق ترقی نہ پکڑے۔ مگر نہیں یہ ایک دریا ہے۔ جو بہتا چلا جاتا ہے۔ اور رک نہیں سکتا۔ انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی طرز لباس ترقی پر ہے۔ یہاں تک کہ حجامت بنوانے میں بھی انگریزی طرز اور فیشن کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ الناس علیٰ دین ملوکھم۔ یہ مت سمجھو۔ کہ طرز لباس ہی نے ترقی کی ہے۔ نہیں۔ یہ طرز بجائے خود ایک خطرناک ترغیب ہے۔ اور بہت سی باتوں کے لئے۔ انگریزی لباس کے بعد انگریزی طرز کی مجلسوں کا مذاق ترقی کرے گا۔ اور کر رہا ہے۔ عیسائیت نے خمر کو حرام نہیں کیا۔ اس میں پردہ بھی ضروری نہیں۔ قمار بازی بھی ممنوع نہیں ہے۔ پھر کھانے میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں پس اس آزادی کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مذہب حقیقی جو انسان کو ایک حد بندی کے درمیان رکھنا چاہتا ہے۔ اس سے لوگوں نے تجاوز شروع کیا۔ انگریزی مجلسی مذاق میں شراب کا پینا لازمی امر ہے جس محفل میں شراب نہ ہو۔ وہ گویا مجلس ہی قابل نفرت ہے

کھیل نہایت دلچسپ تھی۔ بہت سے احباب دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

خلافت جوبلی فنڈ اور زمیندار احمدی جماعتیں

جماعت ہائے احمدیہ کو ان کے بجٹ کے مطابق رقومات مقرر کر کے تحریک خلافت جوبلی فنڈ معہ فارم ہائے وعدہ بھیجی گئی ہے۔ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے احباب سے رقم مجوزہ کے مطابق وعدے لے کر فہرست مکمل کر کے دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں

زمیندارہ جماعتوں میں سے جماعت چندر کے منگوے اور بوہا جہاراں کی طرف سے ہماری تحریک کے بغیر ان کی مجوزہ رقم ۲۶۰ روپے کے مقابلہ میں ۲۷۰ روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ اور ابھی اس جماعت سے اور وعدے آنے کی امید ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسری زمیندار جماعتوں سے بھی اسی قسم کی توقع ہے۔ کہ ہماری مجوزہ رقوم سے بھی بڑھ کر وعدے ارسال فرمائیں گے۔ اور وصول کی بھی جلد کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال

محلہ سلطان پورہ لاہور میں تبلیغی جلسہ

۳۰ جون بروز اتوار رات کے ۹ بجے محلہ سلطان پورہ لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے "فلسفہ نماز و روزہ" کے موضوع پر نہایت لطیف اور موثر تقریر کی۔ فلسفہ نماز و روزہ بیان کرنے کے بعد فرمایا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ہی یہ فلسفہ ہمیں سکھایا ہے۔ اور یہ نکات معرفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہوئے ہیں۔ کیا ایسا انسان جس کا خدا کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ وہ ایسے نکات معرفت بیان کر سکتا ہے۔ احمدی دوست کافی تعداد میں آئے تھے۔ اور تقریباً پچیس غیر احمدی بھی تھے۔ مولوی صاحب کی تقریر ۱۱½ بجے ختم ہوئی۔ اور آدھ گھنٹہ تک ایک غیر احمدی مولوی صاحب سوال کرتے رہے۔ خاکسار غلام رسول سکرٹری تبلیغ

درخواست ہائے دعا

غلام محی الدین صاحب بنوں عبدالکریم صاحب کی صحت کے لئے جو بنوں مشن ہسپتال میں بیمار ہیں۔ عبدالغنی صاحب آرسنل راولپنڈی ملازمت میں ترقی کے لئے گیانی محمد الدین صاحب اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے منشی امیر محمد صاحب کلرک دفتر مینیجر الفضل اپنے لڑکے کی صحت کے لئے جو بعارضہ پیچش سخت بیمار ہے۔ عبدالمجید خان صاحب ہیٹی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب ججی کے مقابلہ کے امتحان میں کامیابی کے لئے عبداللہ خان صاحب میمو اپنی تبدیلی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مختلف اعلیٰ امتحانات میں کامیاب ہونیوالے احمدی نوجوان

ایم۔ اے۔ چودہری مشتاق احمد صاحب اور مسٹر منظور الحسن صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے امسال ایم۔ اے (انگریزی) کا امتحان پاس کیا ہے۔ اول الذکر صاحب پنجاب کے تمام مسلم امیدواروں میں اول رہے۔

بی۔ اے چودہری عزیز اللہ صاحب باجوہ۔ سید ناصر احمد شاہ صاحب مسٹر محمد اکرام صاحب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا منشی عطا محمد صاحب اورنٹیل ٹیچر گورنمنٹ سکول شرقپور نے پرائیویٹ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

بی۔ ٹی۔ چودہری عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ اے وی چودھری محمد طفیل صاحب تارڑ ایم۔ اے اور عبدالقیوم صاحب ملک ایم۔ اے نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا ہے۔

ایل۔ ایل۔ بی (۱) چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ (۲) چودہری انور حسین صاحب (۳) راجہ محمد سہراب صاحب (۴) چودہری بشیر احمد صاحب نے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا ہے۔

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۲۰ جون ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

جماعت	امیر
(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی (نائب امیر)	بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر
(۲) " " چک ۹۹ شمالی سرگودہا	مولوی غلام محمد صاحب گوندل
(۳) " " " ۹۸ "	ملک غلام نبی صاحب ہیڈ نائب تحصیلدار صاحب ہول
(۴) پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار	مولانا عبدالماجد صاحب آف بھاگلپور
(۵) " " اڑیسہ	خان صاحب ضیاء الحق صاحب
(۶) جماعت احمدیہ بھاگلپور	مولانا عبدالماجد صاحب
(۷) " " بھاگا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	چودہری سردار خان صاحب

چندہ کے بقایا جات سابقہ کے متعلق نظارت بیت المال اعلیٰ کا ضروری اعلان

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ بجٹ سالانہ کے مقابلہ میں سابقہ بقایا جات مرکزی ریکارڈ کی رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ ان بقایوں کو جلد سے جلد وصول کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ موجود ہوں جو دوسری جگہ چلے گئے ہوں۔ یا کسی اور معقول وجہ سے کوئی بقایا جات ناقابل وصول ہو گئے ہوں۔ تو عہدیداران مقامی کو چاہیئے۔ کہ صحیح وجوہ معہ ثبوت یا دلائل پیش کر کے ایسی رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کرالیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۸-۳۹ تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو بقایا جات رہ جائیں گے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ واری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا

ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

حکومتِ پنجاب سے پھر سوال

کیا سِکھوں اور اُن کے گورووں کو آریہ قرار دینا قابلِ گرفت نہیں؟

جبکہ حکومتِ پنجاب ایک معزز احمدی نومسلم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی اے پر حال ہی میں اس وجہ سے زیر دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۹۳۱ء مقدمہ چلا چکی - اور عدالت ہائے ماتحت ان کو سزا دے چکی ہیں - کہ انہوں نے سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کی تعلیم اور ذاتی تحقیق کی بناء پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا - کہ وُہ اسلامی عقائد کے قائل تھے - تو ہمارا حق ہے - کہ اسی نوعیت کا کوئی اور واقعہ رونما ہو - تو ہم حکومت سے دریافت کریں - کہ اس کے متعلق کیوں وہی طریق عمل نہیں اختیار کیا جاتا - جو جماعت احمدیہ کے ایک فرد کے متعلق اختیار کیا جا چکا ہے - اسی بناء پر ہم نے ایک اخبار "وراورڈنس سدھارک" لاہور کا ۲۱ - مارچ کا پرچہ پیش کیا تھا - جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو جنہیں مسلمان خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور عیسائی اپنے لئے نجات دہندہ سمجھتے ہیں - ہندو قرار دیا گیا تھا چونکہ یہ مضمون بعینہٖ اسی رنگ کا تھا - جس رنگ کا بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا گیا - اور جس کو حکومت نے سکھوں کے لئے دل آزار قرار دے کر مقدمہ چلا دیا - اس لئے ہم نے پوچھا تھا - کہ کیا حکومت کے نزدیک حضرت عیسٰے علیہ السلام کو ہندو قرار دینے سے مسلمانوں اور عیسائیوں کی دل آزاری ہوتی ہے یا نہیں - اگر نہیں - تو کیوں - اور اگر ہوتی ہے - تو آجتک اس نے اس بارے میں کیا کارروائی کی - اور اس کے متعلق کیوں دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۲۳ - سنہ ۱۹۳۱ء بے کار ہو کر رہ گئی ہے ؂

یہ سوال جس کی بنیاد معقولیت پر ہے اور جس کا تقاضا عدل و انصاف کر رہا ہے - ایسا نہیں - جسے یونہی نظر انداز کر دیا جائے - اگر حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت مضبوط اور محکم دلائل کی بناء پر مسلمان کہنے والا ایک شخص سکھوں کی دل آزاری کا مرتکب قرار دے کر قابلِ گرفت اور لائق سزا سمجھا جا سکتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں - کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو لچر اور پوچ روایات کی بناء پر ہندو کہنے والا مسلمانوں اور عیسائیوں کی دل آزاری کا مرتکب نہ خیال کیا جائے - حکومتِ پنجاب کا فرض ہے - کہ اس عقدہ کو حل کرے ؂

اسی سلسلہ میں ہم ایک اور معاملہ کی طرف اس کی توجہ مبذول کراتے ہیں - اور چونکہ وُہ سکھوں سے ہی تعلق رکھتا ہے - اس لئے اس کی نوعیت کا سمجھنا اور بھی زیادہ آسان ہے ؂

۹ - جون کے اخبار "آریہ ویر" لاہور میں "سکھ دھرم کا مول منتر یا اس کے بنیادی اصول" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے - جس میں یہ ادعا کیا گیا ہے - کہ سکھ دھرم کے تمام بنیادی اصول ویدوں اور شاستروں سے ماخذ ہیں - اور اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ سکھ دھرم کوئی علیحدہ چیز نہیں - بلکہ ویدک دھرم پر ہی اس کی بنیاد ہے - اور اعتقادی رنگ میں آریوں اور سکھوں میں کوئی فرق نہیں - چنانچہ لکھا ہے :-

"ایک اونکار ست نام - کرتا پرکھ - نربھو - نرویر - اکال مورت - اجونی سے بھنگ گر پرساد - یہ شبد گورو گرنتھ صاحب میں بہت جگہ آیا ہے - اس کا درجہ گورو گھر میں بہت افضل مانا گیا ہے اور یہ کئی بانیوں کے پہلے ملمعیہ منتر کے طور پر درج ہے - ایک سکھ سب سے پہلے اس کا جاپ کرتا ہے - گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے اس کو بہت پرمانک مانا ہے"

اس کے بعد لکھا ہے :-

"اگر ہمارے سکھ بھائی اپنے دھرم کے اس مول منتر کو پورن روپ سے اپنا لیں - اس کے ورودھ کسی دوسرے سدھانت کو قبول نہ کریں - تو ویدک دھرمیوں کے ساتھ ان کا رتی بھر اختلاف نہیں رہ جاتا - کیونکہ آریہ سماج پورن روپ سے اس شبد میں کئے گئے سدھانتوں کو مانتا ہے"

مطلب بالکل واضح ہے - کہ سکھ اگر اپنے دھرم کے بنیادی اصول کو مانیں - اور ان کے خلاف کوئی بات قبول نہ کریں - تو آریوں اور سکھوں کے عقائد ایک ہی ہیں - گویا سکھ آریہ ہیں - اور آریہ سکھ ہیں - اور جب یہ بات سکھوں کے متعلق کہی گئی - تو ان کے بزرگ جنہے اکر بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتے - مگر اس استدلال کی ضرورت نہیں - مذکورہ بالا مضمون میں خود ہی یہ بات اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے - چنانچہ لکھا ہے :-

"اس شبد کی موجودگی میں سری گورو نانک دیو جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ مہاراج تک قابلِ تعظیم بزرگ اور مہاپرش تو مانا جا سکتا ہے - لیکن ایشور اوتار نہیں - وُہ اپنے وقت کے سچے ایشور بھگت تھے اور کہ وُہ وید آدی ست شاستروں کے ادھار پرستیہ اور دھرم کا اپدیش کر گئے"

گویا اس مضمون میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے - کہ سکھ اگر اپنے دھرم کے اصل اصول پر عمل پیرا ہوں - تو ان کے اور آریوں کے عقائد بالکل ایک ہیں - بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سکھوں کے تمام گورو اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ویدوں اور شاستروں پر چلتے - اور انہی کی تعلیم کی اشاعت کرتے رہے - اس طرح نہ صرف تمام راسخ العقیدہ سکھوں کو بلکہ ان کے گورووں اور ان کے دھرم کے بانی کو بھی آریہ قرار دیا گیا ہے - اور ان کے مذہبی اصول کو ویدوں اور شاستروں کی تعلیم بتایا گیا ہے ؂

ان حالات میں ہم حکومت پنجاب سے معلوم کرنا چاہتے ہیں - کہ جبکہ یہ معاملہ بھی انہی سکھوں سے تعلق رکھتا ہے جن سے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کو مسلمان کہنے والے معاملہ کو منسوب کیا گیا تھا - بلکہ اس سے بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے - اُس میں تو صرف یہ کہا گیا تھا - کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد اسلامی تھے - مگر اس میں بابا نانک علیہ الرحمۃ - اور باقی تمام گورووں کو آریہ کہا گیا ہے - پھر اسے کیوں سکھوں کے لئے دل آزار نہیں قرار دیا جاتا - اور کیوں اس کی بناء پر مقدمہ نہیں چلایا جاتا - وُہ عدل و انصاف - اور وُہ اسباب دل آزاری کے انسداد کا جذبہ جو "بابا نانک کا دین و دھرم" کی اشاعت پر موجزن ہوا تھا - اور جس کا تموّج نہ صرف اس ٹریکٹ کو ضبط کر لینے پر فروکش ہوا - بلکہ مقدمہ چلا کر سزا دلانی ضروری سمجھی گئی - وُہ آج کہاں ہے - جبکہ سکھوں - ان کے گورووں اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو آریہ کہا جا رہا ہے ؂

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نکاح کے متعلق کوئی عورت ولی نہیں ہو سکتی

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کی لطیف تفسیر

۲۰ جون سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا نکاحوں کے بارے میں

ہمارے ملک میں ایک غلطی

ہو رہی ہے۔ کہ جہاں مرد ولی نہیں ہوتے وہاں عورتوں کو ولی ٹھہرایا جاتا ہے۔

چنانچہ یہی فارم جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں بھی اس قسم کی غلطی کی گئی ہے۔ یعنے لڑکی کی والدہ ولی ہے۔ گو یہ صرف ایک اصطلاحی غلطی ہے۔ کیونکہ لڑکی کی والدہ نے مجھ سے دریافت کر لیا ہے۔ اور میرے مشورہ سے اس نے یہ کام کیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ میرے کہنے پر اس نے یہ کیا ہے۔ صرف اصطلاح کے طور پر والدہ ولی بنی ہے مگر بہرحال ہماری شریعت میں ولی مرد کو ہی ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت نکاح کرانے کے لئے آئی۔ تو آپ نے اس کے لڑکے کو جس کی عمر غالباً دس یا گیارہ سال تھی ولی بنایا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ولی مرد ہی ہوتے ہیں۔ اس عورت کا چونکہ اور کوئی مرد ولی نہیں تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے دریافت کرنا ضروری سمجھا۔

شریعت اسلامیہ کا قاعدہ ہے۔ کہ جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو۔ اسکی

ولایت حکومت کے ذمہ

ہوتی ہے۔ حکومت خواہ سیاسی ہو خواہ دینی اس کا فرض ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وُہ اس لڑکی کی جس کا کوئی مرد ولی نہیں ولی بنے۔ ہاں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرنا ضروری ہوتا ہے دیگر رشتہ داروں سے بھی مشورہ کرے۔ مگر آخری فیصلہ حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس کا حق ہے کہ جہاں اس کی والدہ یا دیگر رشتہ دار پسند کرتے ہیں۔ اگر اسے اس میں کوئی غلطی نظر آئے۔ یا لڑکے میں کسی قسم کا عیب دیکھے تو انکار کر دے اور ان کے مشورہ کو رَد کر دے۔ شریعت نے مرد کو اس لئے ولی ٹھہرایا ہے۔ کہ وُہ عورت کی نسبت

مرد کے حالات اور جذبات

کو زیادہ عمدگی سے دیکھ سکتا ہے۔ وُہ دیکھ سکتا ہے۔ کہ آیا یہ مرد دھوکہ بازی تو نہیں کرے گا۔ یا اس میں کسی قسم کا عیب تو نہیں۔ اس قسم کے حالات معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرد ہی ولی ہو۔ مرد کی نسبت عورت ناواقف ہوتی ہے

یہ فارم جو اس وقت میرے پاس ہے۔ اس میں گو یہ اصطلاحی غلطی ہے۔ مگر لڑکی کی ماں کو مرد کے حالات کا پہلے سے ہی علم ہے۔ کیونکہ ان کی پہلے سے ہی رشتہ داری ہے۔ لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

قاعدہ میں عمومیت دیکھی جاتی ہے

عورتوں میں سے سو میں سے پچانوے ایسی ہوتی ہیں۔ جو مرد کے حالات سے واقف نہیں ہو سکتیں۔ باقی پانچ فیصدی عورتیں رہ جاتی ہیں۔ اور یہ تعداد بہت کم ہے۔ قاعدہ کی بنا ہمیشہ عمومیت پر ہوتی ہے۔ مرد کو شریعت نے ولی اس لئے بنایا ہے۔ کہ وُہ دیکھے لڑکے میں کوئی نقص یا عیب تو نہیں۔ عورت ان حالات کو کیا جان سکتی ہے۔ الا ماشاء اللہ بعض عورتیں جانتی ہوں گی۔ مگر

مسئلہ یہی ہے کہ ولی مرد ہو

اور جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ اس کی ولی حکومت ہوتی ہے۔ خواہ دنیاوی حکومت ہو یا روحانی۔ اس نکاح میں جس قسم کے حالات کے ماتحت عورت ولی بنی ہے۔ اس قسم کے حالات ہزاروں میں سے ایک کے ہوتے ہیں۔ مرد نکاح کرنے والے کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور بعض دفعہ آدمی کو آنکھوں سے دیکھ کر ہی معلوم کر لیا جاتا ہے۔ کہ وُہ کس قسم کا ہے۔ مرد اس کے اخلاق کا جائزہ لیتا ہے۔ اسکے بولنے کے طریق کو دیکھتا ہے۔ اس کے لین دین پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی مجلس دیکھتا ہے۔ کہ یہ کس قسم کے لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے۔ اس کے سودا سلف خریدنے کی طرف دیکھتا ہے۔ کہ کہیں دھوکہ بازی تو نہیں کرتا۔ غرضکہ وُہ اس کے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور بولنے کو دیکھتا ہے۔ اور معلوم کر لیتا ہے۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔ مگر عورت کہاں یہ حالات معلوم کر سکتی ہے۔ شریعت نے اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے مرد کو حق دیا ہے۔ ہاں

استثنائی صورت

میں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس شخص کے اخلاق وغیرہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ ہو۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ وہاں تو نبوت کا سوال تھا۔ اس قسم کے واقعہ سے بھی شریعت کا مسئلہ نہیں ٹوٹتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ کیونکہ نبی تو ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وہ بھی اربوں ارب میں سے ایک۔ تو قاعدہ ہی ہے۔ البتہ

استثنائی صورت نبی کیلئے ہو سکتی ہے

اس قاعدہ کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے ہماری شریعت کہتی ہے کہ جب آپس میں معاملہ طے کرو۔ تو اسکو تحریر میں لے آیا کرو۔ باوجود اس قاعدہ کے بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ ان کے پاس جتنی امانت رکھی جائے۔ جب بھی چاہو ان سے لے سکتے ہو۔ سودا وغیرہ دکانداروں سے لیا جاتا ہے۔ تو بغیر تحریر کے دکاندار سودا دے دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ دھوکہ بازی نہیں کریں گے۔ ان حالات کی موجودگی میں تحریر کرنے والا قاعدہ بدل نہیں سکتا۔ وہ قاعدہ ویسا ہی قائم ہے۔ جیسے پہلے تھا۔ تو ولی مرد ہی ہو سکتا ہے۔ ولایت کا پہلا حق باپ کو ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو بھائی ولی ہوتے ہیں۔ اور اگر وُہ بھی نہ ہوں۔ تو عورت کے بھائی ولی ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی مرد ولی نہ ہو۔ تو حکومت ولی ہوتی ہے خواہ وُہ حکومت روحانی ہو یا جسمانی البتہ حکومت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے

کہ وُہ لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرے ہمارے پاس اگر ایسے رشتے آئیں تو ہم لڑکی کی ماں سے مشورہ کرنے کے بعد ہی رشتہ کریں۔ اور بسا اوقات اس کی مرضی ہی مقدم رکھی جاتی ہے مجھے تو یاد نہیں۔ کہ اس قسم کا واقعہ ہوا ہو۔ اگر ہوا بھی ہو۔ تو اس قدر کم۔ کہ وُہ اب یاد بھی نہیں رہا۔ بالعموم

ماں کی مرضی

دیکھی جاتی ہے۔ البتہ وکالت اور ولایت کوئی عورت نہیں کر سکتی۔ تو ایسے حالات میں کہ لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو۔ خلیفہ یا اس کا کوئی نمائندہ اس کا ولی ہوگا۔

نکاح کے بارے میں مجھ سے آج ہی

عُلماء کی طرف سے ایک سوال

کیا گیا ہے۔ اس سوال کا تعلق بھی نکاح سے ہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر دُوں۔

گزشتہ دنوں ہمارے ایک عالم نے دوسری شادی کرنے کا ارادہ کیا۔ تو دوسرے بعض علماء نے ان پر اعتراض کیا۔ اس عالم نے جواب میں انہیں کہا۔ کہ خلیفۃ المسیح کا منشاء یہ ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کی جائیں۔ اور تفسیر قرآن کی رُو سے بھی خلیفۃ المسیح کے نزدیک ایک سے زیادہ شادیاں کرنی اچھی ہیں۔ اس پر اعتراض کرنے والے علماء میرے پاس آئے۔ اور سوال کیا۔ کہ یہ مسئلہ بتائیں میں نے انہیں کہا۔ کہ میرے نزدیک قرآن سے یہی ثابت ہے۔ کہ

ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہئیں

اور قرآن مجید نے بھی کثرت کو پہلے رکھا ہے۔ اور ایک شادی کو بعد میں بیان کیا ہے (اس پر حضور نے فرمایا۔ کسی کے پاس قرآن مجید ہے۔ تو ایک دوست نے قرآن مجید حضور کو دیا۔ اور حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وان خفتم الّا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع فان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃً او ما ملکت ایمانکم) میں نے ان دوستوں کو کہا۔ کہ شریعت نے جسے مقدم بیان کیا ہے۔ میں بھی اسے مقدم ہی جانتا ہوں۔ اور جسے موخر یعنی بعد میں ذکر کیا ہے۔ میں بھی اسے مؤخر ہی قرار دیتا ہوں۔ قرآن مجید یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک شادی کرو۔ اور اگر اس کے بعد ضرورت پیش آئے۔ تو ایک سے زیادہ شادیاں کرو۔ بلکہ قرآن مجید نے مثنیٰ۔ ثلٰث اور ربٰع کو پہلے رکھا ہے۔ اور پھر کہا ہے۔ کہ اگر دو تین اور چار شادیاں کرنے سے تم پر خوف کی حالت طاری ہوتی ہو۔ تو فواحدۃً ایک ہی شادی کرو۔ تو ایک شادی کی اجازت اس صورت میں ہے۔ جبکہ انسان کو خوف لاحق ہو۔

ایک اور بات میں نے ان کے سامنے پیش کی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوہ

ہمارے سامنے ہے۔ آج ایک اور دوست نے بھی ایک سوال پیش کیا ہے۔ کہ اگر ہر مرد چار چار شادیاں کرنے لگ جائے۔ تو اتنی عورتیں کہاں سے آئیں گی۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ یہ وہم اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ لوگ الّا تعدلوا کے معنے نہیں سمجھتے۔ قرآن کریم میں بڑی بڑی باریکیاں اور بڑی بڑی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض لوگ قرآن کریم کے الفاظ کی باریکیاں اور حکمتیں نہیں جانتے۔ اس لئے ان کے دلوں میں اس قسم کا وہم پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان خفتم الّا تعدلوا یہاں عدل کے معنے تو انصاف کے ہی ہیں۔ مگر لوگ غلطی سے اس کے معنی وان خفتم الّا تعدلوا یہ بھی کر لیتے ہیں۔ کہ اگر تم عورتوں کے درمیان عدل نہ کر سکو۔ تو پھر ایک ہی شادی پر اکتفا کرو۔ حالانکہ یہ معنے صحیح نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ اگر عدل نہ کر سکو۔ تو پھر ایک شادی کی اجازت ہے۔

عَدل کی مختلف صُورتیں ہیں

مثلاً ایک آدمی کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ صرف دو روٹیاں اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دیتا ہے۔ اب اگر وُہ دوسری شادی کرے گا۔ تو لازماً وہ اپنی دونوں بیویوں کو ایک ایک روٹی کھانے کے لئے دے گا۔ اب وُہ کہے کہ میں نے دونوں کے درمیان عدل کیا تو یہ معنے عدل کے نہیں۔ بلکہ عدل کے معنے یہ ہیں۔ کہ اتنی روٹی دو۔ جس سے پیٹ بھر جائے۔ اگر ایک عورت کو دو روٹیوں کی بھوک ہے اور اسے ایک روٹی دی جائے۔ تو یہ عدل نہیں۔ بلکہ ظلم ہے۔ یا مثلاً ایک شخص اپنی بیویوں کو کپڑا دے۔ ایک بیوی کا تو اس میں کُرتہ بن جائے۔ اور ایک کا پاجامہ بن جائے۔ یا دونوں کے کُرتے یا پاجامے بن جائیں۔ اور ان کا خاوند کہے۔ کہ میں نے عدل کیا ہے۔ تو یہ عدل نہیں۔ قرآن مجید میں یہ نہیں ہے۔ کہ ایک کو پاجامہ دو۔ اور ایک کو کُرتہ۔ بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ عورتوں کو پورا لباس دو۔

ایک دوسری صورت ان لا تعدلوا کی یہ بھی ہے۔ کہ قوتِ مردی کمزور ہو۔ اور

عوُرت کے حقوق

کو انسان پورا نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً ایک شخص ایک بیوی سے سال میں ایک دفعہ جماع کرتا ہے۔ وہ شخص یہ خیال کرے۔ کہ اب عدل یہی ہے۔ کہ دوسری بیوی سے بھی سال بھر میں ایک ہی دفعہ جماع کرے۔ تو یہ عدل نہیں کہلائے گا۔ بلکہ دونوں پر ظلم کرنے والا سمجھا جائے گا۔

تو قرآن مجید ہمیں عدل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ یامرکم بالعدل کہ اللہ تعالےٰ تمہیں عدل یعنی انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔

عدل کے معنے

یہ نہیں۔ کہ دو آدمیوں کو برابر کا حصہ دو بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ ہر شخص کو اس کا حق دو۔ اگر برابر برابر حصہ دینا ہی عدل کے معنے ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں کون ہے۔ جہاں عدل کرنے کا حکم ہے اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں عدل کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اسے اس کی واحدانیت میں یکتا سمجھا جائے۔ دو خدا تو ہیں نہیں۔ کہ نصف وحلانیت ایک خدا کو دی جائے اور نصف دوسرے کو۔ اگر خدا کی وحدانیت میں کسی اور کو شریک کیا جائے۔ تو یہ ظلم ہوگا۔ اسی طرح بیویوں کو ان کے اپنے اپنے حقوق دیئے جائیں۔ تو عدل ہے۔ لوگوں کو یہ وہم اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ وُہ الّا تعدلوا کے معنے نہیں سمجھے اگر میرے ان معنوں کو لیا جائے۔ تو پھر کسی قسم کا اعتراض نہیں رہتا۔ ہمارے ملک میں ۸۰ فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ جو دو عورتوں کو پیٹ بھر کر روٹی نہیں دے سکتے۔ ایسے لوگوں کے لئے

فواحدۃً کا حکم

ہے۔ کہ وہ ایک ہی شادی کریں۔ باقی بیس فیصدی لوگ رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض لوگ عدل نہیں کر سکتے۔ بعض کے قوٰی جسمانی مضبوط نہیں ہوتے۔ بعض کے حمائمی قوٰی تو مضبوط ہوتے ہیں اور اس صورت میں وُہ دو یا دو سے زیادہ عورتیں کر سکتے ہیں۔ مگر الگ الگ مکان بیویوں کے لئے نہیں بنا سکتے۔ حالانکہ شریعت یہ کہتی ہے۔ کہ

بیویوں کیلئے علیحدہ علیحدہ مکان

ہونے چاہئیں۔ ہماری جماعت میں اس قسم کے جھگڑے بہت ہوتے ہیں۔ کہ مرد اپنی بیویوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مکان نہیں بنواتے۔ تو ان معنوں کی رُو سے جو میں نے عدل کے کئے ہیں۔ سو میں سے کوئی ہی ہوگا جو ایک سے زیادہ شادیاں کر سکتا ہو۔

اس دوست نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے مالی تنگی کی حالت میں شادی کرو۔ تو تنگی دُور ہو جاتی ہے۔ یہ بھی

ایک وسوسہ

ہے۔ میں نے انہیں اس کا یہ جواب دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب نہیں کہ ہر انسان جو دوسری شادی کرے۔ اس کا مال بڑھ جاتا ہے ہم نے دیکھا ہے بیسیوں لوگ دوسری شادیاں کرتے ہیں۔ اور وہ تنگ دست ہو جاتے ہیں۔ اور عورت کو منحوس کہنے لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں۔ کہ ایک شخص نے دوسری شادی کی تو وہ نوکری سے برطرف ہو گیا۔ یا تجارت میں گھاٹا پڑ گیا۔ یا اس قسم کی اور کوئی تکلیف انہیں پہنچی ہمارے

عام محاورہ میں

بھی یہ استعمال ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے دوسری شادی کی تو اس کی حالت گر گئی۔ درحقیقت اس شخص کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کشفی طور پر یا رویا میں معلوم ہوا ہوگا۔ کہ شادی کرنے کے بعد اس کی حالت اچھی ہو جائیگی چنانچہ جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا۔ اور اپنا حال عرض کیا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دوسری شادی کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ جب اسنے دوسری شادی کی اور اسکی حالت نہ سدھری تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ تو چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم تھا۔ کہ اس کے لئے جو بھلائی مقدر ہے۔ وہ شادی ہی میں ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا ایک اور شادی کر لو۔ اس نے تیسری شادی کی پھر بھی اس کی حالت اچھی نہ ہوئی وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور شادی کرو۔ چنانچہ

اس نے کر لی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وُہ آیا۔ اور آپ نے اس سے حال دریافت فرمایا۔ تو اس شخص نے بتایا کہ اب میری تنگی دور ہو گئی ہے۔ اور آرام ہی آرام ہے۔ بعض دفعہ کشف اور رویا کے بغیر بھی اپنی فراست سے مومن ایک بات کہتا ہے۔ اور وہ پوری ہو جاتی ہے یہاں ایک شخص بہائی عورت بیاہ کر لایا وہ اسے میرے پاس لایا۔ اس وقت میں گول کمرہ میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور کہا کہ آپ اسے تبلیغ کریں۔ مجھے اسوقت ایسا معلوم ہوا۔ کہ

میری اور اسکی روحیں آپس میں ٹکراتی ہیں

مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے جسم سے ایک چیز نکل کر اس میں داخل ہونا چاہتی ہے۔ مگر اس کے جسم سے ایک چیز نکل کر اس سے ٹکراتی ہے۔ اس سے میں نے معلوم کر لیا۔ کہ یہ عورت ہدایت نہیں پائے گی۔ چنانچہ وہ مدتوں یہاں رہی۔ اور احمدی نہ ہوئی۔ ایک دفعہ اس نے بعض اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے احمدیت کا اظہار بھی کیا۔ مگر بعد میں پھر وہ اپنی پہلی حالت پر آگئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی خاص حالت کے متعلق کشف یا القاء ہو جانا اور بات ہے اور الا تعدلوا میں جس عدل کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے یہ اور بات ہے۔ میں نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا کہ

لوگ منگل کے دن کو منحوس سمجھتے ہیں

اور اسکی دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام منگل کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگر کسی شخص کو علم ہو جائے۔ کہ فلاں دن تیرے لئے اچھا نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دن ہر شخص کے لئے اچھا نہیں ہوتا بعض لوگوں کے لئے اتوار کا دن منحوس ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے جمعہ کا دن بھی منحوس ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص

کا باپ جمعہ کے روز مر جائے۔ تو کیا وہ ہنسے گا۔ مئی کا مہینہ کوئی منحوس مہینہ نہیں مگر جب یہ مہینہ آتا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کا خیال آجاتا ہے۔ اور ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ عام مسلمانوں کو جب بارہ وفات کا دن آتا ہے تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ تاریخ وفات غلط ہے۔ مگر پھر بھی چونکہ وُہ اس دن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن سمجھتے ہیں۔ اس لئے جونہی یہ دن آتا ہے۔ مسلمانوں میں گدگدی شروع ہو جاتی ہے۔ اور وُہ غم اور درد کے باعث روتے ہیں۔

کثرت ازدواج اسلام میں پسندیدہ ہے،

اور فواحدۃً بعض حالات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور جب الا تعدلوا کے وُہ معنے جو میں نے کئے ہیں لئے جائیں تو پھر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وان خفتم الا تقسطوا کہ اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو۔ اب اس عدل کے ساتھ الا تعدلوا والا عدل عام بھی دیکھنا ضروری ہے۔ مثلاً مرد اپنی ایک بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئے اور دوسری بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش نہ آئے تو یہ عدل کے خلاف ہو گا۔ اور اگر ایک آدمی ایک

بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک

کرتا ہے۔ اور دوسری بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک نہیں کرتا۔ تو وہ عدل نہیں

کر رہا۔ اسے چاہیئے کہ وہ اس بیوی کو طلاق دیدے۔ اور اگر عدل چاہتا ہے۔ تو اس کی یہی صورت ہے۔ کہ وہ دونوں بیویوں کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔ بیوی یہ کہاں برداشت کر سکتی ہے۔ کہ اس کے پاس اس کا خاوند ایک گھنٹہ بیٹھے مگر جب اس کا بھائی اسکے پاس آئے۔ تو وُہ اسے ایک دو چپڑیں لگا دے۔ وہ اس ایک گھنٹہ کے بیٹھنے سے خوش نہ ہوگی۔ جب تک اس کے بھائی اور دیگر رشتہ داروں سے حسن سلوک نہ کیا جائے۔ اسکی خواہش یہی ہوگی۔ کہ جیسے مجھ سے خاوند محبت کرتا اور میری عزت کرتا ہے اسی طرح میرے بھائی اور والدین سے بھی محبت کرے۔ اور انکی عزت کرے۔ تو

الا تعدلوا کے معنی اپنے اندر بہت وسعت

رکھتے ہیں۔ کئی ہوتے ہیں جو کپڑے میں عدل نہیں کر سکتے۔ کئی ہوتے ہیں جو روٹی میں عدل نہیں کر سکتے۔ اور کئی ہوتے ہیں جو مکان کے معاملہ میں عدل نہیں کر سکتے۔ تو ان سب صورتوں میں مرد کے لئے حکم ہے کہ فواحدۃً وہ ایک ہی شادی کرے۔ جیسا کہ سوال کرنیوالے دوست نے کہا ہے۔ کہ اگر ہر مرد چار شادیاں کرنے لگ جائے تو کئی لوگ کنوارے رہ جائیں گے اور ان کو رشتہ نہیں ملیگا یہ وسوسہ بھی اگر الا تعدلوا پر غور کیا جائے تو دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زیادہ شادیاں کرنا اس صورت میں عدل نہیں کہلا سکے گا۔ بلکہ

دوسروں پر ظلم

ہو گا۔ تو الا تعدلوا کے معنے بہت زیادہ وسیع ہیں۔ ہاں

ہاں قرآن کریم نے جسے افضل قرار دیا ہے وہ افضل ہے۔ قرآن نے دو دو تین تین اور چار چار شادیاں کرنے کو مقدم رکھا ہے۔ بعض لوگ اس جگہ یہ سوال کر دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مثنیٰ کا ذکر کیا ہے۔ پھر ثلاث کا پھر رباع کا اس لئے سب سے افضل دو شادیاں ہیں۔ اس کے بعد تین اور پھر چار لیکن یہ بھی غلط ہے۔ یہ تقدیم و تاخیر عدد کے چھوٹے اور بڑے ہونے کی وجہ سے ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اور عربی زبان میں بھی چھوٹے عدد کو پہلے بیان کیا جاتا ہے۔ اور بڑے عدد کو بعد میں

عدد کو درجے کے لحاظ سے بیان کرنا فصاحت ہے

اور بغیر درجہ کے بیان کرنا فصاحت نہیں۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کے اپنے اپنے حالات ہوتے ہیں۔ جس کے حالات دو شادیاں کرنے کی اجازت دیتے ہوں۔ وہ دو کرے۔ اور جس کے حالات تین یا چار شادیاں کرنے کی اجازت دیتے ہوں وہ تین یا چار کرے۔ اور اس سے بڑھکر کوئی نہ کرے۔ اور اگر دو یا تین یا چار کرنے کی حالات اجازت نہیں دیتے تو پھر ایک کرے۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج کے زمانہ میں بہت سے مرد مر جائینگے۔ اور عورتیں کثرت سے ہو جائیں گی۔ یہاں تک لکھا ہے۔ کہ

دس مردوں میں سے سات مرد مر جائیں گے

اور جب دس میں سے سات مر جائینگے۔ تو باقی تین رہ جائیں گے۔ اس لحاظ سے بعض مردوں کو تین تین شادیاں کرنی پڑینگی۔ اور بعض کو چار چار کرنی پڑینگی۔ اس وقت عدل یہی ہوگا کہ شادیاں زیادہ کی جائیں۔ مثلاً اگر ہمیں ایک ایسی جگہ سے گذرنا پڑے جہاں ایک بچہ اور ایک پہلوان لیٹا ہے۔ اور دوسرا رستہ گذرنے کا نہ ہو اور ہم مجبور ہوں کہ ان میں سے کسی پر پاؤں رکھکر گذریں۔ تو اس وقت لازماً بچہ پر ہم پیر نہیں رکھیں گے کیونکہ ہمارے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکیگا پہلوان پر پاؤں رکھکر گذر جائینگے کیونکہ وہ ہمارے بوجھ کو برداشت کر سکتا ہے۔ تو عدل اسے بھی کہتے ہیں۔ کہ جب انسان مجبور ہو جائے دو ظلموں میں سے ایک کے کرنے پر تو چھوٹا ظلم کرے۔ اور بڑے کو چھوڑ دے اس وقت بعض کمزور مردوں کو بھی کہا جائے گا۔ کہ وہ زیادہ شادیاں کریں۔ خواہ اس صورت میں عورتوں کے حقوق تلف بھی ہوتے ہوں کیونکہ ایسے موقعہ پر عدل یہی ہوگا۔ کہ فواحدۃً والی شرط کی بجائے مثنیٰ و ثلاث و رباع کی شرطوں کو مدنظر رکھا جائے۔

یورپ کے مصنفین

نے لکھا ہے۔ کہ عرب کے حالات کے مطابق اس زمانہ میں کثرت ازدواج بہت ضروری تھا۔ کیونکہ ملک کے رسم و رواج اور عورتوں کی کثرت کے باعث ایک سے زیادہ شادیاں کرنے پر مجبور تھے۔ اور یہ ان کا قومی فرض تھا یہ بات گو ادنیٰ ہے مگر ہے بادلیل۔ دوسرے کسی زمانہ میں جب عورتوں کی کثرت ہو تو اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت فواحدۃً کی شرط نہیں ہوگی پس اس آیت کے معنے جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اگر سمجھ لئے جائیں۔ تو کسی کسی قسم کا اعتراض نہیں رہتا۔

حصہ آمد و وصیت میں اضافہ

(۱) بابو محمد جمیل خانصاحب شہر فیروزپور نے ۱/۹ کی بجائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک پر تین سال کے لئے ۱/۸ حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا اب ۱/۶ حصہ آمد ادا کرنیکا مزید وعدہ کیا ہے (۲) شیخ غلام محمد صاحب لدھیانہ نے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۸ اور (۳) چودہری نذیر احمد خانصاحب بی ڈویژن سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی نے ۱/۹ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ہے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ایک بہت مبارک خواب

بورڈنگ تحریک جدید کے ایک سابق بورڈر عزیز محمد یوسف ابن صوبیدار میجر عمر حیات خان صاحب نے ذیل کا خواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ جس کے متعلق حضور نے فرمایا۔

"خواب بہت مبارک ہے سلسلہ کی ترقی پر دلالت کرتا ہے۔"

حضور مجھے ویسے تو خدا کے فضل سے آپ کا دیدار اور حضور کے متعلق خواب آتے رہتے ہیں مگر آج رات کا خواب حضور کی خدمت میں لکھ رہا ہوں۔

اغلباً میں ہاکی میچ دیکھنے کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں آیا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ دو ٹیمیں گراؤنڈ میں اتری ہوئی ہیں۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (ابن حضرت میرزا بشیر احمد صاحب) نے مجھے دیکھتے ہی ایک رقعہ دیا۔ اور کہا۔ کہ جلدی آؤ۔ اور مرزا منور احمد (ابن حضرت امیر المومنین) کو دے آؤ۔ اور انہیں کہنا۔ کہ جلد میچ کھیلنے کے لئے آئیں ہم سب ان کے منتظر ہیں۔

اس میں جیسا کہ مجھے بتلایا گیا۔ محلہ دار الرحمت میں حضور کی کوٹھی ڈھونڈنے گیا۔ میں آگے ہی آگے چلا جا رہا تھا اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کہ محلہ اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔

پھر میں سائیکل پر سوار ہو گیا۔ اور دل میں سوچنے لگا۔ کہ اتنی دیر ہوتی جا رہی ہے۔ مگر میں ابھی تک میاں منور احمد صاحب کو مطلع نہیں کر سکا۔ آخر ایک جگہ پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سڑک پر بیسیوں مسلم۔ ہندو اور سکھ گذر رہے ہیں۔ میں ایک سے حضور کی کوٹھی پوچھتا ہوں۔ تو مجھے جواب ملا۔ کہ تھوڑا اور آگے جاؤ۔ پھر اس نے مجھے بتلایا۔ کہ یہ گوردا سپور ہے میں پوچھتا ہوں۔ کہ محلہ دار الرحمت ابھی ختم نہیں ہوا۔ تو اس نے کہا۔ کہ ابھی اور آگے تک ہے۔

الغرض میں بڑھتا گیا۔ اور بڑھتا گیا۔ اغلباً ایک چھوٹا سا دریا بھی میں نے بذریعہ پل عبور کیا۔ میں یہ دیکھ کر حیران تھا۔ کہ عمارات آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ مکانات اور عمارتیں اس قدر اونچی ہیں۔ کہ شاید ہی کسی بڑے شہر میں ہوں۔

میں نے دیکھا۔ کہ چند عمارات ایک ہی قسم کی اینٹ سے بنی ہوئی ہیں۔ اور میرے دریافت کرنے پر کہا گیا کہ یہ ایک ہی مالک کی ملکیت ہیں۔ اور اغلباً اکبر نامی کی ہیں۔ اور مجھے یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ حضور کا گھر ان سب عمارات سے اونچی اور اعلیٰ جگہ پر ہے۔

آخر میں حضور کے گھر پہنچا۔ ساتھ ہی کوئی تالاب سا تھا۔ نہایت عالی شان عمارت باہر کوئی نوکر تھا۔ میں نے اسے رقعہ دیا۔ اور کہا۔ کہ اگر میاں صاحب گھر پر ہوں تو کہنا۔ باہر یوسف بلا رہا ہے۔ جواب ملا کہ وہ کہیں باہر گئے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔

(الفضل) اس خواب میں محلہ دار الرحمت اور ساکنین محلہ کے لئے خاص طور پر بہت بڑی خوشخبری ہے۔

ضروری اعلان

اگر آپ کی جماعت میں ابھی تک جدید عہدہ دار تین سال کے لئے منتخب نہیں ہوئے تو فوراً منتخب کر کے فہرست ارسال فرمائیں انتخاب میں ہدایات مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ مارچ و ۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء کو ملحوظ رکھا

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ میں شیخ عبدالرحمن مصری کی اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کا فیصلہ

یقیناً مصری نے قادیان ایسی جگہ میں جہاں ہزاروں انسان خلیفہ کو اپنی جان سے عزیز سمجھتے ہیں خلاف قانون افعال کئے

جماعت احمدیہ سے اخراج کے بعد شیخ مصری نے نہایت ہی گری ہوئی ذہنیت کا ثبوت دیا۔ اور شرافت و انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر اس بات کی کوشش کی۔ کہ نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو قاتل گردانا جائے۔ اس سلسلہ میں جو جو منصوبے اور ریشہ دوانیاں ہوتی رہیں۔ اور جو جو لوگ ان سازشوں میں شریک ہوکر اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے اخلاقی فرائض۔ اور دیگر ذمہ داریوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے کذب و افترا سے کام لیتے رہے۔ وہ اب پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے مل کر جو زنجیر طیار کرنا چاہی تھی۔ اس کی ایک ایک کڑی ہماری نظر کے سامنے ہے۔ اگرچہ مصلحتِ وقت ہمیں اس کے اظہار کی ابھی اجازت نہیں دیتی الحمد للہ۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان سب منصوبہ بازوں کو ناکام و نامراد رکھا۔ اور معاندین نے ان تمام کوششوں میں ناکام رہنے کے بعد آخر ضمانتوں کا سوال اٹھایا۔۔ اور مصری نے کوشش کی۔ کہ سلسلہ کے ذمہ وار اور واجب الاحترام بزرگوں کو ضمانتوں میں پھنسایا جائے۔ یہ منصوبہ بھی بہت سوچ بچار کے بعد کیا گیا۔ اور اس ضمن میں ان کی طرف سے قادیان میں پوری تحدی کے ساتھ پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء تک ان سب کی ضمانتیں یقینی طور پر ہوجائیں گی۔ لیکن اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام رکھا۔ اور مصری نے جو گڑھا ہمارے لئے کھودا تھا۔ آج اس میں خود گرا ہوا نظر آرہا ہے۔ چنانچہ اس کی اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور نے جو فیصلہ کیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

۱۔ پچھلے دنوں چند اشخاص نے امام احمدیہ جماعت کی بیعت فسخ کرکے ایک علیحدہ پارٹی بنائی۔ جس کے لیڈر شیخ عبدالرحمن مصری تھے۔ پوسٹر شائع کئے گئے اور تقریریں کی گئیں۔ اور کشیدگی بڑھ گئی۔ بالآخر جھگڑا مصری پارٹی کے ایک ممبر پر قاتلانہ حملہ پر منتج ہوا۔ جو ۷ راگست کو مر گیا۔ اس پر فریقین کے لیڈروں کے خلاف حفظ امن کی کارروائی شروع ہوئی۔

۲۔ مصری پارٹی کے چار ممبروں کے خلاف نوٹس مورخہ ۱۴؍ ستمبر کو جاری ہوئے۔ کہ پرامن رہنے کے لئے ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانتیں داخل کریں۔ نوٹس پر یہ بات بھی تھی۔ کہ انہوں نے ایسا پراپیگنڈا کیا ہے جو امام جماعت احمدیہ کے چال چلن کے خلاف حملہ تھا۔ اور اس وجہ سے انسے خطرہ نقض امن ہے شیخ عبدالرحمن مصری اور محمد صادق شبنم کو عدالت ماتحت نے ضمانت کیلئے حکم دیا ہے جس پر انہوں نے اپیل کی ہے

۳۔ یہ یقین کیا گیا ہے کہ عبدالرحمن مصری نے ایک خط بنام امام جماعت احمدیہ لکھا اور اشتہارات یا پوسٹرز شائع کئے جو کہ ہتک آمیز تھے۔ دو پوسٹروں (پ ۲ ، پ ۴ ای) کا مصری کے نام شائع ہونا ثابت ہے۔ جن میں امام جماعت احمدیہ پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ ایک پوسٹر سکرٹری مجلس احرار کے نام پر شائع ہوا جس میں وہ اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ خلیفہ کا خاندان فحش کا مرکز ہے میں عدالت کے اس فیصلے سے متفق ہوں کہ ان اشتہارات کی ذمہ داری مصری پر بھی بحیثیت پریذیڈنٹ مجلس احمدیہ آتی ہے

(۴) یہ پوسٹر اور خط صریحاً ہتک آمیز ہیں۔ پوسٹر علاوہ اس کے کہ ہتک آمیز unauthorised news sheet کہ بھی ہے۔ جس کی اشاعت (زیر دفعہ ۱۸۔ انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ) قابل مواخذہ ہے۔ **مصری کے افعال یقیناً خلاف قانون ہیں۔ اور ان کا قادیان جیسی جگہ پر عمل میں آنا جہاں پر ہزاروں انسان خلیفہ کو اپنی جان سے عزیز سمجھتے ہوں اور اس وقت جب کہ کشیدگی اس حد تک بڑھی ہوئی ہو۔ یقیناً ایسے فعل کے سرزد ہونے کا** موجب ہوسکتا ہے جس سے نقض امن ہو۔

(۵) یہ پیش کیا گیا ہے کہ دوسرے ریسپانڈنٹ محمد صادق شبنم نے ایک پوسٹر ۲۶ ... ۷ راگست کو شائع کیا۔ شبنم کی اس پوسٹر کے شائع کرنے سے نیت ان اعتراضات کا رد تھا جو اس کے خلاف تھے۔ اور یہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہ اس نے چند افراد اپنے گھر پر رکھے۔ جن کے متعلق پڑوسیوں کو شکوہ تھا۔ کہ ان کو خطرہ ہے اور ان سے ان کے پردہ میں خلل پڑتا ہے جو نزدیک رہتے تھے مگر یہ کوئی ایسا Wrongful Act نہیں ہے۔ جس سے خطرہ نقض امن ہو اس کے علاوہ صرف یہ شہادت شبنم کے خلاف ہے کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (گواہ استغاثہ نمبر ۵) کو خطرہ تھا کہ اس کے ساتھی شاید فخر الدین ملتانی کا بدلہ نہ لیں۔ مگر چونکہ کوئی فعل (Overt Act) اس کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس سے ضمانت کا مطالبہ درست نہیں اور نہ ہی نقض امن کا خطرہ ہے۔

(۶) میرے نزدیک چونکہ عبدالرحمن مصری

قربانی ہی وہ راہ ہے جس سے انسان اپنے خدا تک پہونچتے ہیں

۳۱ مئی ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید سال چہارم سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام

گزشتہ سے پیوستہ

میاں عبدالمالک صاحب میمو برما ۲۰/۰
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب " " ۱۰۰/۰
عبدالقیوم صاحب وزیر آباد ۵/۰
سید عبدالرسول شاہ صاحب سہلٹ آسام ۵/۰
رشیدہ بیگم صاحبہ بہلول پور سیالکوٹ ۳۰/۰
" " از والدہ مبارک بیگم صاحبہ مرحومہ بہلول پور ۲۰
شریف بیگم صاحبہ بہلول پور ۸/۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب " ۳۰/۰
" " از چوہدری ثناء اللہ صاحب مرحوم والد خود ۵/۰
عزیز بیگم صاحبہ بہلول پور ۵/۰
محمود احمد صاحب " ۵/۰
محفوظ الرحمن صاحب " ۵/۰

لجنہ اماء اللہ قادیان کی ان بہنوں کی فہرست دیتے ہوئے جنہوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ باقی بہنوں اور بیرونی لجنات سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔

حاجی بیگم صاحبہ محلہ دارالرحمت ۵/۰
فضل النساء اہلیہ مولوی ارجمند خان صاحب محلہ دارالرحمت ۵/۰
خورشید بیگم صاحبہ " " ۵/۰
ہاجرہ بیگم اہلیہ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر " ۱۰/۰
نور بی بی اہلیہ میاں نواب الدین صاحب آونڈ ۲۱/۰
سعیدہ بیگم اہلیہ ابو الفضل محمود صاحب ۵/۰
سکینہ خانم بنت چوہدری صادق علی صاحب ۵/۰
حفیظ بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب ۵/۰
مبارکہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر خان صاحب ۳۳/۰
والدہ صاحبہ ماسٹر نذیر خان صاحب دارالفضل ۷/۰
اہلیہ مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری محلہ دارالرحمت ۱۰/۰
سردار اہلیہ ملک عبدالعزیز صاحب دارالرحمت ۶/۰

والدہ صاحبہ شیخ عبدالمنان صاحب دارالرحمت ۵/۰
استانی رحمت النساء صاحبہ دارالعلوم ۵/۰
رحمت بی بی اہلیہ بابو عبدالحمید صاحب شملوی " ۱۰/۰
اقبال بیگم اہلیہ بابو اکبر علی صاحب " ۵/۰
غلام فاطمہ اہلیہ بابو محمد ابراہیم صاحب " ۵/۰
اہلیہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی " ۵/۸
محمدی بیگم اہلیہ بابو فضل احمد صاحب دارالفضل ۵/۰
والدہ صاحبہ قاضی عبدالرحمن صاحب " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ " " " " ۵/۰
ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ " " " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری حاکم الدین صاحب " ۷/۰
عصمت بیگم ہمشیرہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ۵/۰
سعیدہ بیگم بنت عصمت بیگم صاحبہ " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب ۱۰/۰
گلزار بیگم صاحبہ " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی " ۱۵/۰
اہلیہ صاحبہ پیر انعام اللہ شاہ صاحب مرحوم ۱۰/۰
" حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ ۵/۰
امۃ الحی صاحبہ ہمشیرہ " " ۵/۰
امۃ العزیز اہلیہ مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی دارالبرکات ۵/۰
امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب " ۸/۰
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے امۃ الرحمن صاحبہ بنت ... ۱۸
سیدہ خیر النساء صاحبہ دارالانوار ۱۰/۰
بیگم صاحبہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب " ۲۰/۰
اہلیہ کلاں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ۱۰/۰
اہلیہ کلاں مرزا گل محمد صاحب ۱۵/۰
اہلیہ صاحبہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم معہ والدہ صاحبہ ۴۰/۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری حاکم علی صاحب ۸/۰
" " مولوی محبوب عالم صاحب خالد ۵/۰

اہلیہ صاحبہ میاں اللہ دتا صاحب دوکاندار ۵/۰
" " مولوی رحمت علی صاحب ۵/۰
" " خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب قادیان ۲۴/۰
اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب حجام مسجد مبارک ۵/۰
" " چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر ۱۰/۰
" " عبدالعزیز صاحب پٹواری ۵/۰
مائی کاکو صاحبہ ۱/۰

غوثاں صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب مرحوم ۵/۰
بھابی زینب از مظہر قیوم صاحب ۵/۰
اہلیہ صاحبہ سید محمد اسماعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر ۱۲/۰
" شیخ فضل حسین صاحب ۶/۰
" میاں عبدالرحیم صاحب مٹھائی فروش ۵/۰
خدیجہ بیگم اہلیہ خان بہادر غلام محمد صاحب ۱۶/۰
اہلیہ صاحبہ غلام حیدر صاحب دھرم کوٹ بگہ ۵/۰
عظمت بی بی اہلیہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب دارالفضل ۵/۰
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب محلہ دارالفضل ۵/۰
اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب " ۱۳/۰
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب ۱۰/۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب ۵/۰

(باقی)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حال ہی میں اس صوبہ کے محکمہ ڈاک خانہ و تار میں چند اسامیاں ٹیلیفون آپریٹرز۔ پوسٹ آفس کلرکس۔ ٹیلیگرافسٹس کی خالی ہوئی ہیں۔

(۱) امیدواران کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم سے کم انٹرنس پاس ہوں۔

(۲) امیدواران کی عمر ۵ ار ستمبر ۱۹۳۸ء کو ۱۹ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیے۔

مزید تفصیلات کے لئے جنرل پوسٹ ماسٹر لاہور سے مبلغ -/۲/ کی رقم بھجوا کر قواعد متعلق سب آرڈینیٹ سروس منگوائے جا سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

خدمت دین کا عمدہ موقع

ایک ایسے مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے جسے مضمون نویسی کا کچھ نہ کچھ تجربہ ہو۔ اور جو اخبار نویسی کے کام کا شوق رکھتا ہو۔ ابتداءً میں الفضل کے خرچ پر اردو شارٹ ہینڈ سیکھنے کی ٹریننگ اس شرط پر دلائی جائیگی۔ کہ نظارت جو تنخواہ تجویز کرے۔ اس پر "الفضل" میں کم از کم دس سال کام کرنا ہوگا۔ درخواستیں بہت جلد جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

ایک بہت عمدہ مکان رہن ملتا ہے

ایک بہت عمدہ پختہ نیا بنا ہوا مکان جس کی ایک بیٹھک ½۱۷ × ½۱۴ اور ایک کمرہ ½۱۷ × ½۱۴ اور ایک رسوئی اور چھپر غسلخانہ دلکڑی خانہ و پاخانہ و صحن ایک زنانہ ایک مردانہ واقع محلہ دارالرحمت جسکے ایک طرف ۲۰ فٹ گلی اور ایک طرف ۱۰ فٹ گلی بیٹھک کے آگے عمدہ برآمدہ ہے اور مکان میں نلکہ لگا ہوا ہے بمبلغ ۱۲ سو روپیہ میں رہن ملتا ہے کرایہ کی حیثیت سات آٹھ۔ م الف قادیان معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

ضرورت کلرک

دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہونے کے علاوہ انگریزی اردو میں خوشخط لکھنے والا ہو دفتری حساب رکھنا جانتا ہو۔ انگریزی میں خط و کتابت کر سکتا ہو۔ غرض دفتری تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب اپنی اپنی درخواستیں دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں درخواست کے نیچے اپنا مکمل پتہ درج کریں۔

درخواست کے ساتھ ذمہ دار اصحاب کی تصدیق ہونی چاہئیے۔

سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ۔ قادیان

اعلان ضروری

میاں فضل حق صاحب موچی سکنہ محلہ دارالرحمت قادیان کے بیوی بچے اخراجات کی تنگی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ میاں فضل حق صاحب نے جو عرصہ چار ماہ سے لاپتہ ہیں۔ ان کی کوئی خبر نہیں لی۔ اگر ان کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ فوراً اخراجات کے لئے معقول رقم اپنے گھر والوں کو بھجوائیں۔ اور آئندہ ماہ بماہ خرچ بھجواتے رہیں۔ یا جس جماعت میں وہ ٹھہرے ہوئے ہوں اس کے عہدیداران انہیں اپنے بچوں کی خبرگیری کی نصیحت کریں اور ان سے خرچ بھجوائیں۔ اور نظارت ہذا کو بھی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

موٹس

خونی بواسیر کی نہایت زود اثر آزمودہ دوا ہے۔ اس موذی مرض کی تکلیف جاننے والے ہی جانتے ہیں۔ یہ دوا چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت عـہ محصول ڈاک علاوہ

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ معرفت الفضل۔ قادیان

محافظ جنین حب اٹھرا (مرد دائی اٹھرا) (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑ جانا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہوتا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر گئے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عـہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے (لعہ) علاوہ محصولڈاک ر المشتہر:-

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن و جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اسکے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپے (عـہ) نوٹ:- کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

جماعت احمدیہ کے نام ایک ضروری پیغام

برادران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی انتہائی خواہش تھی۔ کہ جس قدر بھی جلد ہو سکے حضور کا مقدس لٹریچر دنیا میں پھیلایا جائے۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضور نے رات دن ایک کر دیا اور اس قدر انہماک اور توجہ سے مال و جان کی پروا نہ کرتے ہوئے تادم آخر تکالیف اٹھائیں کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ حضور کی انتہائی مہربانی اور توجہ اُس فرد پر ہوا کرتی تھی۔ جو حضرتؑ کے لٹریچر کی تقسیم اور تعلیم کی اشاعت میں بیش از پیش حصہ لیا کرتا۔ حضور کے اس منشاء کی تکمیل کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ تمام دوست نئے عزم کے ساتھ اٹھیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت جوبلی کے موقع سے پہلے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی تمام کتب غیر ممالک میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً ہر جگہ پھیلا دیں۔ تا دنیا اس نور سے جگمگا اٹھے جو تیرہ سو سال کے بعد آج پھر سرزمین قادیان میں ظاہر ہوا ہے۔ قبل ازیں احباب یہ کہہ سکتے تھے کہ کتابوں کی قیمت قدرے زیادہ ہے۔ لیکن اب قیمت کتب اس حد تک کم کر دی گئی ہے۔ کہ اس سے زیادہ قیمت کا کم کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ کافی حد تک ناممکن بھی ہے۔ قسط وار کتب کا اشتہار نکلتا چلا جائیگا۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ سو سو۔ دو۔ دو سو ہزار ہزار کے بنڈل خرید فرمالیں۔ ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک بری الذمہ ہو رہے ہیں۔ آگے آپ جانیں اور آپ کا کام۔ پہلی قسط میں جن کتب کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔ باقی پھر ساتھ ساتھ شائع کرتا رہوں گا۔ امید ہے۔ آپ لوگ اپنے فرض کو بشدت محسوس کریں گے۔ اور مجھ سے خط و کتابت کر کے مزید واقفیت بہم پہنچائیں گے۔

قسط اول

355

نام کتب	سابقہ قیمت			موجودہ قیمت			
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	
سٹ لہ کتب	۰	۰	۱۱ روپے	۰	۸	۳	
سٹ امتحانی کتب	۰	۵	۳	۰	۰	۲	
سٹ ۴۲			رعائتی	۰	۰	۲	
منن الرحمٰن	۰	۱۳	۱	۰	۷	۰	
لیکچر سیالکوٹ	۶	۴	۰	۶	۰	۰	حیرت انگیز رعائت
احمدیہ پیپڈ فی سو صفحہ	۰	۰	۰	۰	۳	۰	شاندار چیز ہے۔
اسلام میں اختلافات کا آغاز				۰	۱	۰	
درثمین فارسی				۶	۰	۰	
اسلامی اصول کی فلاسفی				۰	۱	۰	
منصب خلافت					۱	۰	
ایک اور نئی تازہ کتاب "ذکر الٰہی"	۰	۳	۰	۶	۰	۰	

شہادۃ القرآن چھپ رہی ہے قیمت بالکل معمولی ہوگی جن کے آرڈر پہلے آئیں گے ان کے حقوق کو مقدم رکھا جائے گا۔

نوٹ: خریداران التعلیم الدین اب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ اور اپنے اپنے نام سے مطلع فرمائیں ——— کتابوں کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کیلئے الفضل ۱۸ جون ۱۹۳۸ء ملاحظہ فرمایا جائے۔

خاکسار: محمد شفیع منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۲۲ جون۔ آنریبل وزیر اعظم بنگال کابینہ میں مولوی شمس الدین احمد اور مولوی تمیز الدین احمد کو شامل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ دونو پرجا پارٹی کے لیڈر رہیں۔ گذشتہ بجٹ سیشن کے دنوں میں وہ وزارت پارٹی سے اس لئے علیحدہ ہو گئے تھے۔ کہ ان کے نزدیک دیہاتی آبادی کی فلاح و بہبود کے سلسلے میں اپنے انتخابی وعدوں کو پورا کرنے سے وزارت قاصر رہی ہے۔

ہانگ کانگ ۲۲ جون جاپانی بمبار طیاروں نے کینٹن پر آج پھر بمباری کی۔ ہوائی جہازوں نے وونگ شونگ اور اس کے نواحی علاقوں پر بم برسائے جن کی وجہ سے ۴۰ - ۳۰ اور ۵۰ کے درمیان آدمی ہلاک ہوئے۔ سوچاؤ کے قریب جزیرہ نیشاؤ پر دس جہازوں کے ذریعہ ایک جاپانی لشکر اترا۔ اس وقت جزیرہ میں چینیوں کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دریائے زرد کی طغیانی کے باعث جاپانیوں نے جنوب کی طرف سے ہنکاؤ پر حملہ کا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چوکیانگ کی طرف ۱۵۰ طیارے روانہ کئے گئے جہاں ۹۰ جہاز پہلے سے موجود ہیں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سات لاکھ چینی ہنکاؤ کی مدافعت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ جو جدید آلات جنگ سے مسلح ہیں۔ چینیوں کی سرگرمیاں پیکن کے قریب نہایت شدت اختیار کر رہی ہیں۔ اس وقت تک پیکن ہنکاؤ ریلوے پر چینیوں کی طرف سے تین مرتبہ حملے ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ آج صبح بارسیلونا کے قریب ایک برطانوی جہاز پر [illegible] بم گرایا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ غرق ہو گیا۔ جہاز کے تمام افراد تیر کر ساحل پر پہنچ گئے مگر ایک چینی ملازم ابھی تک مفقود الخبر ہے ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ بارسیلونا کے قریب ایک اور برطانوی جہاز کو بھی بمباری سے غرق کر دیا گیا۔

پشاور ۲۲ جون۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے حکومت سرحد کا پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ توڑ دیا جائے۔ اور موجودہ قوانین کی تنسیخ تک ان کلرکوں کو گریجوٹی دے کر ریٹائر کر دیا جائے۔ جو اس محکمہ میں سالہا سال تک کام کر چکے ہیں۔

مدراس ۲۲ جون۔ حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ تربیت یافتہ اساتذہ کے فقدان کی وجہ سے مدراس میں واردھا سکیم پر ایک سال تک عمل نہیں کیا جا سکتا۔

لاہور ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے پنجاب اسمبلی کے شملہ کے اجلاس کے بعد حکومت پنجاب صوبہ کے چند منتخب رقبوں میں امتناع شراب کی سکیم پر عمل درآمد شروع کر دے گی۔

شیلانگ ۲۲ جون۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں سر محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام نے قطعی طور پر اخبارات کی ان افواہوں کی تردید کی۔ کہ وہ وزارت آسام کو وسعت دینے والے ہیں اور چند اور وزیر بنائے جائیں گے۔

لائل پور ۲۲ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر ہنسراج وائرلیس کے والد کو مطلع کیا ہے کہ پنجاب میں ہنسراج کے داخلہ کے سوال پر گورنمنٹ اس وقت تک غور نہیں کر سکتی جب تک گورنمنٹ سندھ اس معاملہ میں حکومت پنجاب سے التماس نہ کرے۔

کلکتہ ۲۲ جون۔ تمام وزراء اور مسٹر نوشیر علی مستعفی ہو گئے ہیں۔

واردھا ۲۲ جون۔ بعض کانگرسی لیڈر شیوگاؤں میں گاندھی جی سے ملے معلوم ہوا ہے اس کانفرنس کے کسی قطعی نتیجہ پر پہنچنے کا کوئی امکان نہیں۔ دو ہفتہ کے بعد واردھا میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ جس میں مسلم لیگ کی کونسل کے فیصلہ پر غور ہو گا۔

ناہن ۲۲ جون۔ گذشتہ ایک ماہ سے علاقہ کرت کے دیہات میں ایک پُراسرار مرض کا دورہ ہے جس کی وجہ سے ۳۰۰ سے زائد اب تک ہلاک ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موت سے پہلے مریض پر نیند کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اور اسی حالت میں مر جاتا ہے

کراچی ۲۲ جون۔ سندھ کی وزارت کچھ عرصہ سے مسٹر اے ڈی گورڈالہ آئی سی۔ ایس کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ جنہیں سکھر بند کے علاقہ کے مالیہ کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس رپورٹ نے وزارت کو ایسے مخمصہ میں ڈال دیا ہے کہ عین ممکن ہے اس آئینی ڈیڈ لاک پیدا ہو جائے۔ مسٹر گورڈالہ نے سفارش کی ہے کہ مالیہ کی موجودہ شرح میں اضافہ کیا جائے۔ اس قسم کی سفارش کو پچھلے سال سندھ اسمبلی نے رد کر دیا تھا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ وزراء اس تحریک کی مخالفت کریں گے۔ مگر چونکہ سکھر بند کا نظم ونسق گورنر سندھ کی خاص ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اس لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے مسٹر گورڈالا کی سفارشات منظور کی جا سکتی ہیں۔

امرتسر ۲۲ جون۔ مقدمات والوں کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ احاطہ ڈسٹرکٹ کورٹ امرتسر میں سیشن کورٹ دیوانی عدالتیں اور عدالت خفیفہ منتقل کی جائیں عمارت عنقریب بننی شروع ہو جائے گی۔

پشاور ۲۱ جون۔ سیکرٹری چیمبر آف کامرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنر صوبہ سرحد کو برٹش ایجنٹ متعینہ کابل کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ افغان گورنمنٹ نے خشک میوہ جات کی اجارہ داری کو [illegible] کرتے ہوئے شرکت تمر کو توڑ دیا ہے ہندوستانی تاجروں کا جو وفد کابل جانے والا تھا۔ اب نہیں جائے گا۔

راولپنڈی ۲۲ جون کشمیر روڈ پر چلنے والے لاری ڈرائیوروں کی ہڑتال کا آج آٹھواں روز ہے ریاستی پولیس کی کوششوں کے باوجود کوئی لاری روانہ نہیں ہوئی۔ سوشلسٹ پارٹی اور سرخپوش والنٹیئر ہڑتالیوں کی امداد کے لئے موجود ہیں۔ ساتھ گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

شملہ ۲۲ جون۔ اس مالی سال میں پہلے دو مہینوں میں ہی حکومت ہند کو کسٹم کی آمدنی میں ایک کروڑ کی کمی ہوئی ہے۔ ایسا اس سے قبل کبھی نہیں ہوا

لنڈن ۲۲ جون۔ آج پارلیمنٹ میں غیر ملکی مسائل پر بحث کے دوران میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مشرق بعید اور سپین میں ہوائی بمباری کے قواعد کی بے شک کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے سول آبادی پر عمداً حملے کئے جاتے ہیں۔ تاہم نیشنلسٹ سپین کے ساتھ ہم اپنے تجارتی تعلقات منقطع نہیں کر سکتے۔ تمام مشکلات کا حل یہ ہے کہ جنگ کو ختم کر دیا جائے۔ اور جب بھی موقعہ ہوا۔ ہماری خدمات اس غرض کے لئے موجود ہوں گی۔

جنیوا ۲۲ جون۔ ترکش گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیگ آف نیشنز کے اس کمیشن سے کوئی سروکار نہ رکھا جائے۔ جو سنجک اسکندرونہ کے انتخابات کی نگرانی کر رہا ہے۔

مدراس ۲۲ جون۔ وزیر اعظم مدراس کے مکان کے سامنے دو رضاکاروں کو ہندی کو لازمی قرار دیئے جانے کے خلاف ستیہ آگرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

سری نگر ۲۲ جون۔ کرنل سر حسام الدین آف [illegible] دوران کا بیٹا مچھلی کا شکار کھیل کر واپس آ رہے تھے کہ سری نگر سے ۶ میل کے فاصلہ پر موٹر درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی اور دونوں مجروح ہو گئے۔ مجروحین

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا [illegible] دیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر - غلام نبی